بسلسلہ ما سبق

قسط (۲)

# اصل الاصول

علامہ ابن تیمیہ کے رسالہ "معارج الوصول" کا ترجمہ

(از عبدالحلیم ناظم "مولوی فاضل" مدیر محدث و مدرس رحمانیہ)

---

اور فرماتا ہے۔

افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ کیا تم لوگ بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے
فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی ہو۔ جو شخص تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیا کی زندگی میں رسوائی کے سوا
الحیاۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب کچھ نہیں اور قیامت کے دن سخت عذاب کی طرف پھیرا جائیگا۔ جو کچھ تم لوگ
وما اللہ بغافل عما تعملون ۝ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔

اور جس نے ان انبیاء کرام میں کسی کی تکذیب جنس رسالت میں کی یعنی بالکل رسالت ہی کا انکار کر دیا تو اس نے ان تمام کے جھٹلانے کی تصریح کر دی۔ اسی لئے فرمایا

کذبت قوم نوح المرسلین ۝ قوم نوح نے تمام رسولوں کو جھٹلایا۔

حالانکہ اس قوم کی طرف نوح کے قبل کوئی نبی نہیں بھیجا گیا تھا۔ اور فرمایا

وقوم نوح لما کذبوا الرسل اغرقناھم اور قوم نوح نے جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انکو غرق کر دیا۔

(معلوم ہوا کہ انھوں نے نفس رسالت ہی کی تکذیب کر دی اس لئے گویا تمام رسولوں کو جھٹلایا۔)

اسی طرح فلاسفہ اور ملحدین بھی اگر جنس رسول پر طعن کرینگے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ ان ملاحدہ کا گمان ہے رسولوں نے حق کو نہیں جانا۔ یا اسے بیان نہیں کیا، تو وہ بھی ان لوگوں کی طرح جن کے متعلق ارشاد باری ہے تمام رسولوں کے جھٹلانے والے قرار دیئے جائیں گے۔ فرمایا۔

الذین کذبوا بالکتاب وبما ارسلنا بہ رسلنا جنھوں نے کتاب اور اس چیز کو جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا،
فسوف یعلمون اذ الاغلال فی اعناقھم جھٹلایا تو وہ عنقریب جان لینگے جس وقت طوق ان کی گردنوں میں اور بیڑیاں
والسلاسل یسحبون فی الحمیم ثم فی النار (ان کے پاؤں میں ہوں گی) اور وہ گرم پانی میں گھسیٹے جائیں گے پھر
یسجرون ۝ جہنم میں سلگائے جائیں گے۔

اور فرمایا۔

فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم پس جب ان کے پاس ہمارے رسول دلائل لائے تو وہ اسی پر خوش رہے جو
من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون ان کے پاس علم تھا۔ اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے جس پر وہ مذاق کرتے تھے

فلما رأوا باسنا قالوا آمنا بالله وحده وكفرنا بما كنا به مشركين ۝ فلم يك ينفعهم ايمانهم لما رأوا باسنا سنة الله التى قد خلت فى عباده وخسر هنالك الكافرون ۝

پس جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو بولے ہم صرف ایک اللہ پر ایمان لائے اور ہم نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جس کے ساتھ شریک کرتے تھے تو جب ہمارے عذاب کو دیکھا اسوقت ان کے ایمان نے انھیں کچھ نفع نہ دیا۔ یہ اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں کے متعلق گذر چکی۔ اور اس وقت کافر ذلیل و رسوا ہوئے۔

اور ولید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

انه فكر وقدر فقتل كيف قدر ثم قتل كيف قدر ثم نظر ثم عبس وبسر ثم ادبر واستكبر فقال ان هذا الا سحر يؤثر ان هذا الا قول البشر (پ ۲۹ مدثر)

بلا شبہ اس نے فکر کی اور اندازہ کیا۔ پس قتل کیا جائے کیسا اندازہ کیا۔ پھر قتل کیا جائے کیسا اندازہ کیا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔ پھر پیٹھ پھیرا اور تکبر کیا۔ پس کہا نہیں ہے یہ مگر وہ جادو جو نقل کیا جاتا ہے۔ نہیں ہے یہ مگر انسان کا قول۔

اہل کتاب بھی انھیں لوگوں میں سے ہیں کیونکہ یہ بھی جنس رسالت پر تو ایمان لاتے ہیں لیکن بعض رسول کو جھٹلاتے ہیں جیسے یہودی جو حضرت عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور نصاریٰ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جب یہ لوگ بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں تو حقیقت میں یہ تمام کے تمام کافر ہی ہیں۔

فلاسفہ و باطنیہ کی طرح اکثر ایسے لوگ ہیں جو رسول کی صراحۃً تکذیب نہیں کرتے۔ اور اسی طرح متکلمین و متصوفین میں بہت سے لوگ ہیں جو نبوت و رسالت کی حقیقت پر ایمان نہیں لاتے۔ بلکہ فی الجملہ ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ رسولوں کے سوا کوئی دوسرا انسان ان سے زیادہ عالم ہو سکتا ہے۔ یا انھوں نے حق کو بیان نہیں کیا۔ یا انھوں نے حق کے اندر التباس پیدا کر دیا۔ یا یہ کہ نبوت ایک ایسا فیض ہے جو عقل فعال کی جانب سے انسانی نفوس کو پہونچایا جاتا ہے۔ اس کی کیفیت بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک سونیوالا مختلف خواب دیکھتا ہے اور ان کی حقیقت نہیں سمجھتا۔ اور یہ لوگ بزرگ فرشتوں اور جنات وغیرہ کا وجود بھی نہیں مانتے۔ لہٰذا انبیار کی بعض صفتیں تو تسلیم کرتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اسی طرح انبیار کو جو چیزیں دی گئیں ان میں بعض کو تو یہ لوگ مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے یعنی انبیار کو جو کچھ دیا گیا ان تمام کا یہ لوگ اقرار نہیں کرتے۔

مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ کبھی یہ فلاسفہ و باطنیہ اور متصوفین و متکلمین کی جماعت یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ بُرے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ نبوت کے تمام صفات کو مانتے ہیں۔ صرف بعض نبی کی تکذیب کرتے ہیں تاہم انبیار کی لائی ہوئی باتوں سے جن کو ان لوگوں نے مانا ہے وہ بہت بڑی اور بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے کہ یہ لوگ مانتے ہیں کہ خدا نے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کئے۔ قیامت یقیناً قائم ہوگی اور اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت واجب ہے۔ غرضکہ متفق علیہ شریعتوں کا اقرار کرتے ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض شریعتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اسی لئے ان

کہ فلاسفہ اور باطنیہ وغیرہ سے یہود و نصاری کفر میں کم ہیں۔ اور جو شخص یہود و نصاریٰ میں سے ان جماعتوں میں داخل ہو تو اس میں دونوں قسم کے کفر جمع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہ تو انبیاء کرام کی تمام ذاتوں پر ایمان لائے گا نہ ان کے تمام صفات پر۔ اور ایسے لوگ کافر حکومتوں میں اکثر موجود ہیں۔ جس طرح اِن میں اور اُن میں اسلام کی طرف نسبت کرنیوالوں میں پایا جاتا ہے۔ جس وقت وہ لوگ مسلمانوں کی حکومت میں تھے اور اہل کتاب جسقدر ان میں کفر تھا اسی قدر وہ منافق تھے۔ یہ بھی واضح ہے کہ جس طرح ایمان کے ٹکڑے ہوتے ہیں اور وہ بڑھتا گھٹتا ہے اسی طرح کفر و نفاق بھی گھٹتے بڑھتے اور منقسم ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

انما النسئ زیادۃ فی الکفر — مہینوں کا آگے پیچھے کرنا کفر میں زیادتی ہے

اور فرمایا۔

واذا ما انزلت سورۃ فمنھم من یقول ایکم زادتہ ھذہ ایمانا۔ فاما الذین امنوا فزادتھم ایمانا وھم یستبشرون واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجسا الی رجسھم وماتوا وھم کافرون ۔

اور جب کوئی سورہ اتاری جاتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں تم میں کون ہے جسکا ایمان اس سورۃ نے بڑھادیا۔ پس لیکن جو لوگ مومن ہیں ان کا ایمان اس نے بڑھادیا اور وہ خوش خبری دیئے گئے ہیں۔ لیکن جن کے دلوں میں مرض (کفر) ہے تو یہ سورہ ان کی ناپاکی کی طرف اور ناپاکی بڑھا دیتی ہے۔ اور وہ مرے اس حال میں کہ وہ کافر تھے۔

اور فرمایا

وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ٥

ہم وہ قرآن اتارتے ہیں جو مومنوں کیلئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کیلئے خسارہ کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔

اور فرمایا

ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا ٥

اور وہ چیز جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اتاری جاتی ہے ان لوگوں میں سے اکثر میں ضرور سرکشی اور کفر بڑھادیگی۔

اور فرمایا

ویزید اللہ الذین اھتدوا ھدی — جن لوگوں نے ہدایت قبول کی اللہ تعالیٰ ان میں اور ہدایت بڑھاتا ہے۔

اور فرمایا

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا — ان کے دلوں میں مرض (کفر) ہے پس اللہ نے ان میں مرض کو اور بڑھادیا۔

اور فرمایا

ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ۔

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے۔ پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر کو اور بڑھالیا۔

ان مذکورہ بالا آیات کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح ایمان میں کمی و زیادتی ہوتی ہے اسی طرح کفر میں بھی ضرور کمی و زیادتی ہوتی ہے۔

علم کلام کے اکثر مصنفین اہل کتاب کی عام طور پر تردید نہیں کرتے۔ لیکن جہاں عقل سے ان کی تردید معلوم ہو جاتی ہے وہیں صراحۃً تردید کرتے ہیں جیسے نصاریٰ کی تثلیث اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانا عقل کے بالکل مخالف ہے۔ اسی کے علاوہ اصول دین کے کسی حصہ میں وہ ان سے مناظرہ نہیں کرتے۔ یہ ان کی جانب سے سخت کوتاہی اور قرآن کے طریقہ کی بالکل مخالفت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہر جگہ یہ بیان کرتا ہے جس میں ان لوگوں نے انبیار کی مخالفت کی۔ اور اس پر خدا ان کی مذمت بھی کرتا ہے۔ قرآن اس کی مثالوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے کہ کفر و ایمان رسالت و نبوت سے متعلق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ باتیں ظاہر ہیں جن میں اہل کتاب نے انبیار کی مخالفت کی تو ان کا کفر بھی صراحتاً ظاہر ہوا۔

ان متکلمین نے جب اپنے دین کی اصابت میں وہ چیز بیان کی جس کو ان لوگوں نے علم کلام سے پیدا کر لیا ہے جیسے اجسام کے حدوث پر اعراض سے استدلال کرنا تو انھوں نے گمان کر لیا کہ یہی دین کے اصول ہیں۔ ان لوگوں نے جو کچھ کہا ہے اگر بالفرض حق ہوتا بھی تو وہ دین کا ایک جز ہوتا۔ اور جب بالکل باطل ہے تو اصول دین کیا جز دین بھی نہیں کہا جا سکتا۔ چونکہ نصاریٰ اپنے ظاہری کفر کی وجہ سے صریح عقل کی مخالفت کے ساتھ تمام انبیار کرام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم نے ان کی تردید میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" ہے۔ نصاریٰ سے خطاب دو مقام میں ہوتا ہے ایک تو یہ کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے دین کو بدل دیا۔ دوسرا یہ کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا۔ اور یہودیوں سے خطاب اس میں ہے کہ انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسیٰ تک ہر ایک نبی کو جھٹلایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی صراحۃً تکذیب کی۔ جیسا کہ سورۂ بقرہ میں خدا تعالیٰ ذکر فرماتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ولقد اٰتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت وایدناہ بروح القدس افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون۔ وقالوا قلوبنا غلف بل لعنھم اللہ بکفرھم فقلیلا ما یومنون ۝ | تحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ اور اس کے بعد رسولوں کو اس کے پیچھے لگایا اور عیسیٰ بن مریم کو دلائل دیئے۔ اور ہم نے اس کی روح القدس (جبریل) کے ذریعہ مدد دی۔ ہاں جب جب تمہارے پاس رسول وہ چیز لائے جسے تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو جھٹلایا اور ایک فریق کو قتل کیا۔ ان لوگوں نے کہا ہمارے دل غلاف میں ہیں نہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کی۔ پس بہت کم ہے جس پر وہ ایمان لاتے ہیں |

پھر فرمایا

| | |
|---|---|
| ولما جاءھم کتاب من عند اللہ مصدق لما معھم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ۝ | اور جب خدا کے پاس سے پیغمبر وہ کتاب لیکر آیا جو خود ان کی آسمانی کتابوں کو سچ کر رہی ہے تو باوجود اس کے کہ وہ کافروں کو اس سے پہلے اسی کے نام سے دباتے تھے۔ اب حق پہچان کر اس کا انکار کرتے ہیں۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ |

یہاں تک کہ یہ بھی ذکر کیا کہ انھوں نے کتاب اللہ سے مطلقاً اعراض کیا اور جادو کی پیروی کی۔

(باقی آئندہ)